اُردُو

اللہ کہاں ہے؟

أين الله؟

اعداد و ترتیب: مختار احمد مدنی

المكتب التعاوني للدعوة والإرشاد
وتوعية الجاليات بالجبيل
Jubail Da'wah & Guidance Center
Al Rajhi Bank: 1466080 10000219
www.jubail-dawah.com Info@jubail-dawah.com
Tel. 3625500 Fax. 3626600

اور کبھی اللہ رب العالمین اپنی فوقیت وعلو ثابت کرتے ہوئے یوں ارشاد فرماتا ہے ﴿وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهِ﴾ [الانعام: ۱۸] وہی (اللہ) اپنے بندوں کے اوپر غالب و برتر ہے۔ نمازی سجدہ میں (سبحان ربی الأعلی) کہتا ہے، اور اللہ رب العالمین کا ایک نام (العلی) بھی ہے یعنی سب سے بلند و بالاتر۔

قرآن کریم کے متعلق اللہ رب العالمین نے مختلف عبارتوں میں جابجا یہ فرمایا ہے کہ اس کتاب کا نزول اللہ کی طرف سے ہوا ہے، یا یہ حکیم وحمید کی طرف سے نازل کیا گیا ہے، اسی طرح فرشتوں نیز اعمال صالحہ کا اللہ رب العزت کی طرف چڑھنا اور پیش ہونا اور صحیح حدیث کے مطابق اللہ رب العالمین کا آسمانی دنیا پر نزول کرنا یعنی اترنا یہ سب اس امر پر دال ہیں کہ اللہ رب العالمین کی ذات اقدس ہم سے جدا ہے اور وہ اوپر یعنی عرش پر ہے کیونکہ نزول بالائی سے نیچے کی طرف ہوتا ہے اگر وہ ہر جگہ ہوتا تو اس کے لئے نزول (یعنی اوپر سے نیچے اترنا) کا لفظ استعمال کرنا چہ معنی دارد بلکہ یہ کذب کے سوا کچھ نہیں، لہذا ثابت یہ ہوا کہ اللہ کی ذات مبارکہ آسمان یعنی عرش پر ہے اسی طرح قرآن واحادیث میں اس عقیدہ کو روز روشن کی طرح واضح کیا گیا اس طرح عقل وفطرت بھی اس بات پر دال ہیں کہ اللہ رب العالمین ہر جگہ نہیں بلکہ عرش پر مستوی ہے عقل کہتی ہے کہ ہر قسم کی اعلی وکامل صفات سے اللہ رب العالمین متصف اور ہر نقص وکمی سے وہ منزہ وپاک ہے اور علو وبلندی صفت کمال ہے جس کا مستحق اللہ کی ذات سب سے زیادہ ہے اسی طرح ہر انسان جب دعا کرتا ہے تو اس کا ہاتھ آسمان کی طرف اٹھتا ہے اور وہ اپنی دعاؤں سے اس ذات کو پکارتا ہے جو اس کی فطرت کے مطابق آسمان پر ہوتی ہے اسی لئے وہ اپنے ہاتھ، نظر اور عقل وشعور کو اوپر کی طرف متوجہ کرتا ہے بنابریں اگر بچوں سے سوال کیا جائے کہ اللہ کہاں ہے؟ تو وہ اپنی فطرت سلیمہ سے وہی جواب دیں گے جو لونڈی نے دیا تھا کہ اللہ آسمان پر ہے۔

قارئین کرام: یہ قرآن کریم، حدیث، عقل سلیم اور فطرت سلیمہ کے وہ روشن اور ٹھوس دلائل ہیں جو ہر مسلمان کو اس بات پر مجبور کرتے ہیں کہ اللہ رب العالمین کی ذات مقدسہ عرش پر ہے ہر جگہ نہیں، علامہ شیخ صالح الفوزان مملکت سعودی عرب کے مشہور عالم دین ہیں وہ کتاب التوحید کی شرح میں فرماتے ہیں: کہ اللہ کے عرش پر ہونے کی ایک ہزار سے زیادہ دلیلیں ہیں۔

ایک شبہ اور اس کا ازالہ: قرآن میں کچھ آیتیں ہیں جس سے بظاہر یہ سمجھ میں آتا ہے کہ اللہ ہر

ایک کے ساتھ ہے بطور مثال ﴿وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَمَا كُنْتُمْ﴾ یعنی تم جہاں کہیں بھی رہو اللہ تمہارے ساتھ ہے، اسی طرح ﴿وَهُوَ اللَّهُ فِي السَّمَاوَاتِ وَفِي الْأَرْضِ﴾ [الانعام: ۳] وہی اللہ آسمانوں پر اور زمینوں میں ہے، امام ابن کثیر رحمہ اللہ اس آیت کی تفسیر میں بیان کرتے ہیں: ''کہ تمام مفسرین کا اجماع ہے کہ ہمارا یہ عقیدہ نہیں جو گمراہ فرقہ جہمیہ کا ہے کہ اللہ ہر جگہ ہے اللہ ان کی غلط باتوں سے پاک وبرتر ہے'' ایسی تمام آیتوں کا مطلب ہے کہ اللہ کی ذات عرش پر ہے اور اس کا علم ہر ایک کے ساتھ ہے وہ ہماری باتیں سنتا اور ہمیں دیکھتا ہے یہاں تک کہ اس کے علم کے بغیر کوئی پتہ بھی نہیں گرتا ہے اس کی قدرت کائنات کے ہر ذرہ کو محیط ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالی ہے ﴿وَقَدْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْماً﴾ یعنی اللہ ہر چیز کو اپنے احاطہ علم میں لئے ہوئے ہے۔

قارئین کرام: یہ جان کر حیرت ہوگی کہ وحدت الوجود (یعنی اس کائنات میں ایک ہی ذات کا وجود ہے) کا عقیدۃ وفلسفہ ہندومت سے لیا گیا ہے ان کے اہم ترین مأخذ ''اپنشدوں'' میں مذکور ہے کہ ساری فطرت کروڑہا جیوں یعنی روحوں پر مشتمل ہے اور ایشور ہر چیز میں سرایت کئے ہوئے ہے۔ ان کے اسی فلسفہ ونظریہ کی دین ہے کہ ان کی کتاب ''رگ وید'' میں دیوتاؤں کی کل تعداد (۳۳) بتائی گئی ہے جو بعد میں بڑھکر (۳۳۳۹) پھر بعد میں کروڑوں تک پہنچ جاتی ہے بلکہ کائنات کی جاندار وبے جان ہر چیز ہندو قوم کی عقیدت کا مرکز اور اس کا معبود ہے، وحدت الوجود کا یہی وہ فلسفہ ہے جو شرک وبت پرستی کے لئے مستحکم بنیادیں فراہم کرتا ہے کیونکہ جب ہر شے میں اللہ ہے تو ہر شے کی پرستش وعبادت عین اللہ کی عبادت ہے۔

برادران اسلام: بڑے افسوس کا مقام ہے کہ وحدت الوجود کے متوالے صوفیاء نے نہ صرف انسانوں بلکہ اس کائنات کی ہر شے کو رب بنا ڈالا، یہود ونصاری تو حلول خاص کے قائل تھے یعنی اللہ تعالی اپنے مقرب بندوں جیسے عزیر وعیسی وجبریل علیہم السلام یا مریم میں حلول کر گیا ہے لیکن صوفیاء انہیں بھی پیچھے چھوڑ کر حلول عام کے قائل ہیں یعنی کائنات کی ہر چیز میں اللہ کی ذات ٹھیک اسی طرح حلول کر گئی ہے جس طرح پانی میں شکر گھل کر اپنا وجود کھو دیتی ہے نعوذ باللہ من ذلک، یہ ہے وحدت الوجود کا وہ نظریہ جسے ماننے کے بعد مومن وکافر کے درمیان امتیاز ہی مٹ جاتا ہے اور جو وحدت ادیان پر جا کر ختم ہوتا ہے پتھر کو سجدہ کرو یا سورج چاند کو حقیقت میں سب سجدے اللہ ہی کے لئے ہیں، اللہ تعالی اس کفریہ عقیدہ سے ہر مسلمان کو محفوظ رکھے آمین یارب العالمین.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى أَشْرَفِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ مُحَمَّدٍ وَّعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِيْنَ وَمَنْ تَبِعَهُم بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّيْنِ، أَمَّا بعد :

معاویہ بن الحکم السلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میری ایک لونڈی تھی جو احد اور جوانیہ میں ہماری بکریاں چرایا کرتی تھی ایک دن میں معلوم کرنے کے لئے گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ بھیڑیا ایک بکری کو اٹھا لے گیا، انسان ہونے کے ناطے دوسرے لوگوں کی طرح غصہ آیا اور میں نے لونڈی کو ایک تھپڑ رسید کر دیا، پھر میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا، جب میں نے آپ کو بتایا تو آپ نے اسے غلط قرار دیا، میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ کیا میں اسے آزاد نہ کردوں؟ آپ ﷺ نے لونڈی کو اپنے پاس طلب کیا، جب لونڈی آپ ﷺ کے پاس آئی تو آپ نے اس سے پوچھا کہ اللہ کہاں ہے؟ لونڈی نے کہا: آسمان پر، پھر آپ نے پوچھا: میں کون ہوں؟ اس نے کہا آپ اللہ کے رسول (ﷺ) ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا اسے آزاد کردو یہ مؤمنہ ہے. [صحیح مسلم، اُبوداؤد]

اس عظیم حدیث کے چند فوائد درج ذیل ہیں:

1۔ صحابہ کرام معمولی معمولی چیزوں میں بھی رسول اکرم ﷺ کی طرف رجوع کرتے تھے تاکہ اس کے متعلق اللہ کا حکم معلوم کر سکیں۔

2۔ رسول اللہ ﷺ کا لونڈی کو امتحان کے لئے طلب کرنا اس بات کی روشن دلیل ہے کہ آپ ﷺ کو غیب کا علم نہیں تھا، اس میں ان لوگوں پر واضح طور پر رد ہے جو اس بات کے قائل ہیں کہ آپ ﷺ کو غیب کا علم تھا، اسی لئے اللہ تعالیٰ اپنے نبی کو اس بات کا حکم دے رہا ہے کہ وہ لوگوں میں عام منادی کرا دیں کہ: ﴿قُلْ لَا أَمْلِكُ لِنَفْسِي نَفْعاً وَّلَاضَرّاً اِلامَاشَاءَ اللهُ وَلَوْ كُنْتُ أَعْلَمُ الغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَامَسَّنِيَ السُّوْءُ، اِنْ أَنَاْ اِلا نَذِيْرٌ وَبَشِيْرٌ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُوْنَ﴾ [الاعراف: ۱۸۸]

ترجمة آپ (ﷺ) فرما دیجئے کہ میں خود اپنی ذات کے لئے کسی نفع کا اختیار نہیں رکھتا اور نہ کسی ضرر کا، مگر اتنا ہی کہ جتنا اللہ نے چاہا ہو، اور اگر میں غیب کی باتیں جانتا تو میں بہت سے منافع حاصل کر لیتا اور مجھے کوئی نقصان نہ پہنچتا، میں تو محض ڈرانے والا اور بشارت دینے والا ہوں ان لوگوں کے لئے جو ایمان رکھتے ہیں۔

3۔ یہ عقیدہ رکھنا کہ اللہ آسمان پر ہے صحت ایمان کی دلیل ہے، اور اسکا عقیدہ رکھنا ہر مسلمان پر واجب ہے۔

4۔ صحت ایمان کی دوسری دلیل محمد ﷺ کی رسالت کی گواہی دینا ہے۔

قارئین کرام: اس عظیم حدیث کو سامنے رکھتے ہوئے اگر برصغیر کے مسلمانوں سے وہی سوال کیا جائے جو اللہ کے رسول اُکرم ﷺ نے لونڈی سے کیا تھا تو کم وبیش ۸۰ فیصد مسلمانوں کا یہ جواب ہوگا کہ اللہ ہر جگہ ہے کائنات کا کوئی ذرہ اس کے وجود سے خالی نہیں ہے کچھ ایسے بھی ہونگے جو لاعلمی کا ثبوت دیتے ہوئے دامن بچالیں گے ' عوام تو کجا بڑے بڑے علماء کرام ومفتیان عظام بھی صحیح جواب نہ دے سکیں گے حالانکہ آیات قرآنی واحادیث نبوی' عقل سلیم اور انسانی فطرت سب اس بات پر دال ہیں کہ اللہ رب العالمین کی ذات عرش پر ہے' آیئے اس مختصر رسالہ میں اس اہم سوال کا جواب تلاش کرتے ہیں جس کی معرفت صحت ایمان کی علامت وپہچان ہے۔

برادران اسلام: قرآن کریم اللہ کی کتاب ہے وہ ہمیں ایک رہنما اصول دیتی ہے کہ اختلاف کی صورت میں اللہ کی کتاب اور اس کے رسول ﷺ کو معیار حق سمجھا جائے' مختلف فیہ مسائل قرآن وحدیث پر پیش کئے جائیں' قرآن کریم کی اس آیت کو بغور پڑھئے ﴿فَلاوَرَبِّكَ لايُؤْمِنُوْنَ حَتّى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَبَيْنَهُم ثُمَّ لايَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجاً مِمَا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْماً﴾ [النساء: ٦٥].

ترجمة: اے رسول (ﷺ): تیرے رب کی قسم اس وقت تک لوگ مؤمن نہیں ہو سکتے جب تک آپسی اختلافات میں آپ کو حکم نہ مان لیں، پھر جو فیصلہ آپ ان میں کر دیں اس سے ان کے دلوں میں کسی طرح کی تنگی نہ ہو اور اس کے سامنے سر تسلیم خم کر دیں۔

ایک دوسری آیت میں اللہ رب العالمین نے اختلاف کی صورت میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف مسائل لوٹا دینے کو ایمان کی علامت قرار دیا ہے چنانچہ ارشاد فرماتا ہے: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا أَطِيْعُوْا اللهَ وَأَطِيْعُوْا الرَّسُوْلَ وَأُولِي الْأَمْرِمِنْكُمْ فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللهِ وَالرَّسُولِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ﴾ [النساء: ٥٩] اے مومنو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول ﷺ اور صاحب امر کی اطاعت کرو' پھر اگر کسی چیز میں اختلاف ہو تو اسے اللہ اور اس کے رسول کی طرف لوٹا دو اگر تمہیں اللہ اور

قیامت پر ایمان ہے' لہذا جب ہم اس حکم پر عمل کرتے ہوئے مذکورہ سؤال کا جواب قرآن واُحادیث میں تلاش کرتے ہیں تو یہ حقیقت کھل کر سامنے آتی ہے کہ مختلف آیات واحادیث میں مختلف پیرایوں میں بصراحت اور بڑے ہی واشگاف انداز میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ اللہ رب العالمین آسمان میں عرش بریں پر مستوی ہے' ارشاد ربانی ہے ﴿الرحمنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوَى﴾ [سورة طه: ٥] یعنی رحمان (اللہ) عرش پر مستوی ہے .

قرآن میں سات (7) مقامات ایسے ہیں جہاں صراحت کے ساتھ اللہ رب العالمین کے عرش پر مستوی ہونے کا ذکر ہے' وہ مقامات یہ ہیں: 1- الأعراف: آیت نمبر (۵۴) 2- یونس: آیت نمبر (۳) 3- الرعد: آیت نمبر (۲) 4- طہ: آیت نمبر (۵) 5- الفرقان: آیت نمبر (۵۹) 6- السجدة: آیت نمبر (۴) 7- الحدید: آیت نمبر (۴) .

صحیح بخاری میں رسول اُکرم ﷺ کا ارشاد ہے (اِنَّ اللهَ لَمَّا خَلَقَ الْخَلْقَ كَتَبَ عِنْدَهُ فَوْقَ عَرْشِه اِنَّ رَحْمَتِيْ سَبَقَتْ غَضَبِيْ) یعنی جب اللہ رب العالمین نے مخلوق کو پیدا کیا تو اپنے پاس عرش پر لکھ کر رکھا کہ میری رحمت غضب پر غالب آ گئی' یعنی اللہ رب العالمین عرش پر ہے۔

کبھی اللہ رب العالمین اپنے علو وعرش پر استقرار کا اثبات یوں فرماتا ہے: ﴿أَمِنْتُم مَّنْ فِيْ السَّمَاءِ أَنْ يُرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِباً فَسَتَعْلَمُوْنَ كَيْفَ نَذِيْرِ﴾ [الملک: ۱۷] ترجمہ کیا تم اس بات سے نڈر ہو گئے کہ وہ ذات جو آسمان میں ہے تم پر پتھر برسا دے پھر تمھیں معلوم ہو جائیگا کہ میرا ڈرانا کیسا تھا .

صحیح مسلم میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا (وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ مَا مِنْ رَجُلٍ يَدْعُو امْرأَتَهُ اِلَى فِرَاشِهَا فَتَأبَى عَلَيْهِ اِلّا كَانَ الَّذِيْ فِيْ السَّمَاءِ سَاخِطاً عَلَيْهَاحَتّى يَرْضَى عَنْهَا) اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کوئی ایسا انسان نہیں جو اپنی بیوی کو بستر کی طرف بلاتا ہو پھر وہ انکار کر دے تو وہ ذات جو آسمان پر ہے اس عورت پر اس وقت تک ناراض رہتی ہے یہاں تک کی شوہر اس سے راضی ہو جائے.

اسی طرح اللہ کے رسول اکرم ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر آسمان کی طرف انگلی اٹھا کر اشارہ فرمایا کہ اے اللہ! تو گواہ رہ کہ تیرے یہ سارے بندے اس بات پر شاہد ہیں کہ میں نے تیرے دین کی تبلیغ میں کس قسم کی کوئی کوتاہی نہ برتی اور اسے لوگوں تک پہنچا دیا.